منقبت

علیؑ ولی کے نام میں خدا بھی ناخدا بھی ہے
موالیوں کے جام میں وِلا بھی اور نشہ بھی ہے

علیؑ کے دشمنوں پہ لعنتیں جو کر رہے ہیں ہم
منافقت کی موت بن کے خود نکھر رہے ہیں ہم
ہمارے انتقام میں سزا بھی اور مزا بھی ہے

یہ کربلا ہے اور وہاں ثقیفہ ساز بستیاں
یہاں سدا بہار ہے وہاں قدم قدم خزاں
خدا کے انتظام میں بقا بھی اور فنا بھی ہے

ہمارا حشر نشر ہو ولایتِ امیر پر
تمہارا خاتمہ تو ہو گا شام کے فقیر پر
ملنگ کے کلام میں دعا بھی بد دعا بھی ہے

تبرکاتِ مجلسِ حسینؑ ہیں عظیم تر
زمیں کی روٹیوں پہ عرشیوں کا ہے گزر بسر
نیازِ تشنہ کام میں غذا بھی اور شفا بھی ہے

اگر ہے خون پاک تو ملیں گی یہ صفات بھی
یہی لہو دکھاتا ہے جہاں کو معجزات بھی
حسینؑ کے نظام میں وفا بھی باوفا بھی ہے

ہے اِک یزیدیت تو اِک حسینیت کا راستہ
ہے اِک غلیظ رابطہ تو اِک حَسین واسطہ
ہمارے اِس قیام میں بَلا بھی کربلا بھی ہے

رجب کی تیرہویں ہمارے واسطے بھی عید ہے
منائے جو نہ یہ خوشی وہ فطرتاً یزید ہے
کہ اِس مہِ تما میں رضا بھی مرتضٰی بھی ہے

یہ کس کے واسطے بنا خدا کے گھر میں تازہ دَر
جدارِ کعبہ آج مسکرا رہی ہے کیوں ظفؔر
علیؑ کے احترام میں جزا بھی معجزہ بھی ہے

کلام:ظفر عباس ظفؔر   منقبت خواں:رضوان زیدی
منقبت البم: 2016